روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 5 مئی 2015ء 15 رجب 1436 ہجری 5 ہجرت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 102

فضل کر فضل

تو کہے اور نہ مانے میرا دل ناممکن
کس کی طاقت ہے ترے حکم کو ٹالے پیارے
جلد آ جلد کہ ہوں لشکر اعداء میں گھرا
پڑ رہے ہیں مجھے اب جان کے لالے پیارے
فضل کر فضل کہ میں یکہ و تنہا جاں ہوں
ہیں مقابل پہ حوادث کے رسالے پیارے

(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں

رب العالمین کے مظہر بننے کیلئے تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمربستہ رہو

بیماروں کے علاج میں حد درجہ کی جانسوزی اور پھر خدا کی رضا پر راضی رہنے کے سبق آموز واقعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود جب حضرت مسیح موعود کی سیرت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو بڑی باریکی سے اس میں سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو ایک مومن کو ایمان کے صحیح راستوں کی طرف نشاندہی کر کے اسے خدا تعالیٰ اور دین کی حقیقی شناخت کرنے والا اور اس کا ادراک پانے والا بناتا ہے، ایک دفعہ آیت الکرسی کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجتے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے، البتہ ان کی نیازیں دیتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور وہ ہماری شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کریں گے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود بہت بڑے انسان تھے مگر آپ نے بھی جب نواب محمد علی خان صاحب کے بیٹے عبدالرحیم خان کے لئے جبکہ وہ بیمار تھا دعا کی تو الہام ہوا کہ یہ بچتا نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ الٰہی میں اس لڑکے کے لئے شفاعت کرتا ہوں تو اس پر الہام ہوا کہ میری اجازت کے بغیر تم کیونکر شفاعت کر سکتے ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو میں گر پڑا اور بدن پر رعشہ شروع ہو گیا اور قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی لیکن جب یہ حالت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے شفاعت کی اور عبدالرحیم خان اچھے اور صحت یاب ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اپنی قدرت کے عجائبات دکھلایا کرتا تھا۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مبارک احمد جو کہ بیمار تھا کے علاج میں ساری ساری رات جاگتے تھے اور اس محنت کی وجہ سے آپ کو کھانسی ہو گئی۔ ایک دوست باہر سے تشریف لائے اور تحفے کے طور پر کچھ پھل لے کر آئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس میں سے کیلا اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے، میں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا مگر آپ مسکرائے اور چھیل کر کھانے لگے، جب میں نے دو تین مرتبہ اصرار کیا تو فرمانے لگے مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ کھانسی دور ہو گئی۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت جاتی رہی حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ کوئی پرہیز کیا۔ تو یہ الٰہی تصرف ہے۔ حضور انور نے پنڈت لیکھرام کی موت کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا واقعہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ یہ مثال اس امر کی ہے کہ صحت اور حفاظت کے سامانوں کے باوجود بھی انسان ہلاک ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود کا صبر دکھانا اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے مسکراتے چہرے کے ساتھ تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھا لیا جائے گا۔ فرمایا کہ یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا۔

حضور انور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی ذہانت اور ذکاوت کے متعلق حضرت مصلح موعود کا بصیرت افروز اقتباس پیش فرمایا۔ پھر حضرت مصلح موعود کا بیان فرمودہ ایک واقعہ کا ذکر فرمایا کہ ہماری ایک چھوٹی ہمشیرہ جو چند ماہ کی تھی فوت ہو گئی تو اس کو دفن کرنے کے لئے اس کی نعش کو حضرت مسیح موعود نے خود اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ اس وقت مرزا اسماعیل بیگ صاحب آگے بڑھے اور کہنے لگے حضور نعش مجھے دے دیجیے میں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ میری بیٹی ہے اور بیٹی ہونے کے لحاظ سے ایک جسمانی خدمت جو اس کی آخری خدمت ہے یہی ہو سکتی ہے کہ میں خود اس کو اٹھا کر لے جاؤں۔ حضرت مصلح موعود اس کا نتیجہ نکالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمت بجالاؤ۔ رب العالمین کے مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمربستہ رہو۔ پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے توکل علی اللہ، قبولیت دعا اور سچائی پر کامل یقین ہونے کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود کا بیان کردہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کے ذریعے متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مومنوں کا ایمان اور بھی ترقی کر جاتا ہے۔ پھر حضور انور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے چٹائی سے گر کر زخمی ہونے کا حضرت مسیح موعود کا کشفی نظارہ اور پھر من وعن اس کے پورا ہونے کا واقعہ بیان فرمایا۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ پنجاب میں کوئی شخص آپ کا معتقد نہ تھا اور اب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں احمدی پھیل گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ واقعات یقیناً ایمان اور یقین میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ نسیم محمود صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب کراچی کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

تربیت اولاد کے گر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ فرمایا: ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آج یہاں سورج گرہن تھا۔اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں،استغفار،صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے

مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود کی تائید میں پورا ہوا۔پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے آج کا یہ گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جاسکتا۔لیکن یہ گرہن اُس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا اور پھر آج اِس دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اُس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے بھی توجہ ہوتی ہے کیونکہ تین دن بعد اسی مہینہ کو 23 مارچ کو یوم مسیح موعود بھی ہے۔گویا یہ مہینہ،یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کروانے والے ہیں

مسیح موعود کے لئے چاند اور سورج گرہن کی جو پیشگوئی تھی اس کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات اور اس نشان کے نتیجہ میں سلسلہ میں شامل ہونے والے رفقاء کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

عزیزم احمد یحیٰی باجوہ (طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب آف جرمنی کی وفات۔مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 مارچ 2015ء بمطابق 20۔امان 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج یہاں سورج گرہن تھا۔اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں،استغفار،صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس حدیث:1044، صحیح مسلم کتاب الکسوف وصلاتہ باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف ...... حدیث:2117)

اس لحاظ سے جماعت کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ہم نے بھی یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق یہ نماز ادا کی۔

احادیث میں اللہ تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کو قرار دیا گیا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف حدیث:1035)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود کی تائید میں پورا ہوا۔پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

آج کا یہ گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جاسکتا۔جو گرہن لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے نشان ہے مخصوص تو نہیں کیا جاسکتا۔لیکن یہ گرہن اُس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا۔اور پھر آج اِس دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اُس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے بھی توجہ ہوتی ہے کیونکہ تین دن بعد اسی مہینہ کو 23/مارچ کو یوم مسیح موعود بھی ہے۔دعویٰ بھی ہوا۔گویا یہ مہینہ، یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کروانے والے ہیں۔اس لئے میں نے جب نماز کسوف کے خطبے کے لئے حوالے لئے تو خیال آیا کہ جمعہ کے خطبے میں بھی گرہن کے حوالے سے ہی بات کروں اور حضرت مسیح موعود کی چاند سورج گرہن کی پیشگوئی (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی) کے بارے میں آپ کے اقتباسات پیش کروں یا ایک آدھ اقتباس پیش کروں اور اسی طرح (رفقاء) کے چند واقعات بھی جنہوں نے اس گرہن کو دیکھ کر سلسلے میں شمولیت اختیار کی اور اپنے ایمان کو صیقل کیا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گرہنوں کو خاص طور پر بڑی اہمیت دی ہے۔اسی لئے جب ایک دفعہ آپ کی زندگی میں گرہن لگا تو اس حوالے سے بہت سی احادیث ہیں۔تو پہلے ایک حدیث مَیں سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہیں۔مَیں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا ہے اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔حضرت عائشہؓ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشان ہے؟ انہوں نے سر ہلا کر اشارے سے کہا: ہاں۔اسماء کہتی ہیں کہ میں بھی کھڑی ہوگئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔(یعنی نماز اتنی لمبی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔) کہتی ہیں مجھے غشی طاری ہونے لگی تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی ایسی چیز نہیں کہ جسے میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر اپنی اس جگہ پر کھڑے کھڑے اسے دیکھ لیا۔یہاں تک کہ جنت اور آگ کو بھی۔اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے دجّال کے فتنے کی طرح یا اس کے قریب۔

پھر فرمایا تم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا۔اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تجھے کیا علم ہے؟ تو مومن یا یقین رکھنے والا جو ہے،(اسماء کہتی ہیں دونوں میں سے کوئی ایک لفظ استعمال ہوا) کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔آپ ہمارے پاس نشانات اور

ہدایت لے کر آئے ہم نے آپ کو قبول کیا اور ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا تو عمدہ نیند سوجا۔ ہمیں پتا ہے کہ تو یقیناً ایمان رکھنے والا تھا۔ اور جو شخص منافق یا شبہ رکھنے والا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں کہے گا میں نہیں جانتا، کیا ہیں۔ میں نے تو لوگوں کو سنا وہ ایک بات کہتے تھے میں نے بھی ہاں کہہ دی۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب صلاۃ النساء مع الرجل حدیث:1035)

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اس کا کسی کی زندگی اور موت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں دعا کرنی چاہئے۔ استغفار کرنا چاہئے۔

(صحیح مسلم کتاب الکسوف وصلاته باب ذکر النداء بصلاة الکسوف...... حدیث:2117)

اب میں چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے بڑا تعجب ہے کہ باوجودیکہ نشان پر نشان ظاہر ہوتے جاتے ہیں مگر پھر بھی (-) کو سچائی کے قبول کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کو شکست دیتا ہے اور وہ بہت ہی چاہتے ہیں کہ کسی قسم کی تائیدِ الٰہی ان کی نسبت بھی ثابت ہو مگر بجائے تائید کے دن بدن ان کا خذلان اور ان کا نامراد ہونا ثابت ہوتا جاتا ہے۔ (یعنی ان کی بدنصیبی اور نامرادی ثابت ہوتی ہے) مثلاً جن دنوں میں جنتریوں کے ذریعہ سے یہ مشہور ہوا تھا کہ حال کے رمضان میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگے گا اور لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ امام موعود کے ظہور کا نشان ہے تو اس وقت (-) کے دلوں میں یہ دھڑکا شروع ہو گیا تھا کہ مہدی اور مسیح ہونے کا مدعی تو یہی ایک شخص میدان میں کھڑا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ اس کی طرف جھک جائیں۔ تب اس نشان کے چھپانے کے لئے اوّل تو بعض نے یہ کہنا شروع کیا کہ اس رمضان میں ہرگز کسوف خسوف نہیں ہوگا بلکہ اس وقت ہوگا کہ جب ان کے امام مہدی ظہور فرما ہوں گے۔ اور جب رمضان میں خسوف کسوف ہو چکا تو پھر یہ بہانہ پیش کیا کہ یہ کسوف خسوف حدیث کے لفظوں کے مطابق نہیں کیونکہ حدیث میں یہ ہے کہ چاند کو گرہن اوّل رات میں لگے گا اور سورج کو گرہن درمیان کی تاریخ میں لگے گا''۔ فرمایا ''حالانکہ اس کسوف خسوف میں چاند کو گرہن تیرھویں رات میں لگا اور سورج کو گرہن اٹھائیس تاریخ کو لگا۔ اور جب ان کو سمجھایا گیا کہ حدیث میں مہینے کی پہلی تاریخ مراد نہیں اور پہلی تاریخ کے چاند کو قمر نہیں کہہ سکتے اس کا نام تو ہلال ہے اور حدیث میں قمر کا لفظ ہے نہ ہلال کا لفظ۔ سو حدیث کے معنی یہ ہیں کہ چاند کو اس پہلی رات میں گرہن لگے گا جو اُس کے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے۔ یعنی مہینے کی تیرھویں رات اور سورج کو درمیان کے دن میں گرہن لگے گا یعنی اٹھائیس تاریخ جو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے۔ تب یہ نادان (-) اس صحیح معنے کو سن کر بڑے شرمندہ ہوئے اور پھر بڑی جانکاہی سے یہ دوسرا عذر بنایا کہ حدیث کے رجال میں سے ایک راوی اچھا آدمی نہیں ہے۔ (یعنی جو روایت کرنے والے تھے ان میں سے ایک راوی اچھا نہیں تھا۔) تب ان کو کہا گیا کہ جبکہ حدیث کی پیشگوئی پوری ہوگئی تو وہ جرح جس کی بناء شک پر ہے اس یقینی واقعے کے مقابل پر جو حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل ہے کچھ چیز ہی نہیں۔ یعنی پیشگوئی کا پورا ہونا یہ گواہی دے رہا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور اب یہ کہنا کہ وہ صادق نہیں بلکہ کاذب ہے بدیہیات کے انکار کے حکم میں ہے اور ہمیشہ سے یہی اصول محدثین کا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شک یقین کو رفع نہیں کرسکتا۔ پیشگوئی کا اپنے مفہوم کے مطابق ایک مدعی مہدویت کے زمانے میں پوری ہو جانا اس بات پر یقینی گواہی ہے کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ بولا ہے۔ لیکن یہ کہنا اس کی چال چلن میں ہمیں کلام ہے۔ (یعنی مدعی کے) یہ ایک شکّی امر ہے اور کبھی کاذب بھی سچ بولتا ہے (یعنی کبھی جھوٹا بھی سچ بول سکتا ہے۔) ماسوا اس کے یہ پیشگوئی اور طرق سے بھی ثابت ہے اور حنفیوں کے بعض اکابر نے بھی اس کو لکھا ہے تو پھر انکار شرط انصاف نہیں ہے بلکہ سراسر ہٹ دھرمی ہے۔ اور اس دندان شکن جواب کے بعد ناچار یہ کہنا پڑا کہ یہ حدیث تو صحیح ہے اور اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ عنقریب امام موعود ظاہر ہوگا مگر یہ شخص امام موعود نہیں ہے (یعنی حضرت مسیح موعود) بلکہ وہ اَور ہوگا جو بعد میں اس کے عنقریب ظاہر ہوگا۔ مگر یہ ان کا جواب بھی بودا اور باطل ثابت ہوا کیونکہ اگر کوئی اور امام ہوتا تو جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے وہ امام صدی کے سر پر آنا چاہئے تھا مگر صدی سے بھی پندرہ برس گزر گئے اور کوئی امام ان کا ظاہر نہ ہوا۔ اب ان لوگوں کی طرف سے آخری جواب یہ ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں......۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 507 تا 509)

اور ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''ہمارے لئے کسوف خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے اور اس کسوف خسوف سے ہم کو خوشی پہنچی اور مخالفوں کو ذلّت۔ کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں کسوف خسوف ہو جائے اور بلادعرب میں اس کا نام و نشان نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک ان کے دل دکھے ہوں گے اور اس میں اپنی ذلت دیکھتے ہوں گے۔ (انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 33)

اس کے بعد اب میں بعض (رفقاء) کے واقعات بیان کرتا ہوں۔

حضرت غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں میں پہلے پہل ایک صاحب مولوی بدرالدین صاحب نامی تھے۔ ان دنوں میں فدوی کی عمر قریباً پندرہ برس کی ہوگی۔ بندہ مولوی بدرالدین صاحب کے گھر کے سامنے ان کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن میں سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا: سبحان اللہ! مہدی صاحب کے علامات ظہور میں آگئے اور ان کی آمد کا وقت آپہنچا۔ بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہوگئے۔ مولوی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک فطرت اور پُر اخلاص تھے۔ انہوں نے اپنے والدین اور بیوی کو ایک سال کی کوشش کرکے احمدی کیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ، جلد 6 صفحہ 305، 306 روایت حضرت غلام محمد صاحب والد علی بخش صاحب سکنہ قادرآباد ضلع امرتسر)

پھر حافظ محمد حیات صاحب آف لالیاں نے ایک مضمون لکھا تھا ''لالیاں میں احمدیت''۔ وہ لکھتے ہیں۔ نشان کسوف وخسوف سے دلوں میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہتے ہیں: اسی طرح 1894ء میں سورج اور چاند گرہن کے نشان کے پورا ہونے کی وجہ سے بھی لوگوں کے دلوں میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور قیامت قریب ہے۔ روایات سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں گھبراہٹ کا عالم طاری تھا کہ اب کیا ہوگا۔ قیامت آپہنچی ہے۔ اسی زمانے میں ان نشانات کا اکثر تذکرہ تھا۔ چنانچہ حافظ محمد لکھوکے نے اپنی 'احوال الآخرۃ' میں امام مہدی کے ظہور کے نشانات کا اپنے پنجابی کلام میں ذکر کیا تھا۔ اسی طرح لالیاں کے ایک سجادہ نشین اور صوفی شاعر میاں محمد صدیق لالی نے بھی انہی نشانات کا اپنے کلام میں ذکر کیا۔ (یعنی ان نشانیوں کے بارے میں اس میں لکھا تھا۔) تیرھویں چن اور چاند کو اور ستائیسویں سورج کو گرہن لگے گا۔ ستائیسویں لکھا گیا اٹھائیسویں سورج ہونا چاہئے۔ یہ پنجابی کے ان شعروں کا ترجمہ ہے۔ بہرحال کہتے ہیں ان نشانیوں کے بارے میں گھر گھر تذکرہ ہوتا تھا اور عام لوگوں میں امام وقت کی جستجو تھی۔ ان حالات میں مولانا تاج محمود صاحب اور دیگر چند بزرگوں نے باہمی مشورہ کیا اور ایک وفد تشکیل دیا جو قادیان جا کر مہدی کو دیکھیں اور تمام نشانات جو مہدی موعود کے متعلق مختلف روایات میں ہیں ان کے پورا ہونے کا بغور جائزہ لیں اور اگر وہ نشانات پورے ہوں تو ان کی بیعت کر لی جائے۔ اس وفد میں جن اشخاص کا انتخاب ہوا اُن میں سرفہرست تین اشخاص تھے۔ شیخ امیر الدین صاحب، میاں صاحب دین صاحب اور میاں محمد یار صاحب۔ یہ وفد پیدل روانہ ہوا۔ زادِ راہ کے طور پر ان دونوں کے پاس اس وقت کی رائج کرنسی کے مطابق صرف ڈیڑھ روپیہ تھا۔ (بعض روایات میں ہے دو آدمیوں کا وفد گیا تھا۔ صرف میاں صاحب دین اور شیخ امیر الدین۔ تو بہرحال یہ کہتے ہیں ان دونوں آدمیوں کے پاس صرف ڈیڑھ روپیہ تھا) اور مارچ کا مہینہ تھا۔ گندم پکنے کے قریب تھی۔ یہ لوگ پیدل ہی روزانہ دس بارہ میل کا سفر کرتے تھے۔ جب بھوک لگتی تھی تو وہاں زمینداروں کی جو گندم پکی ہوئی ہوتی تھی ان سے سٹے لے لئے اور سٹے بھون کے کھاتے تھے اور گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی آبادی یا ڈیرہ قریب ہوتا تو وہاں رات بسر کرتے۔ بہرحال سینکڑوں کوس کی مسافت طے کرتے ہوئے (تقریباً ڈیڑھ پونے دو سو میل کے

قریب تو سفر بنتا ہوگا) جب یہ دونوں ساتھی، (بعض روایتوں کے مطابق تینوں ساتھی) بٹالہ کے قریب پہنچے تو وہاں پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے شاگردوں نے آ لیا۔ ان سے قادیان کا راستہ دریافت کیا گیا۔ انہوں نے قادیان جانے کی وجہ پوچھی۔ مقصد معلوم ہونے پر ان کے شاگردوں نے قادیان جانے سے منع کیا اور کہا کہ جس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے وہ تو نعوذ باللہ جھوٹا ہے کیونکہ اس نے ایک نہیں سات دعوے کئے ہوئے ہیں۔ تم کس کس دعوے پر ایمان لاؤ گے۔ لہٰذا یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ یہ سن کر شیخ امیر الدین صاحب نے جواب دیا (پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن جواب بڑا دیا۔ کہنے لگے) کہ اگر اس نے سات مختلف دعوے کئے ہیں تو بھی وہ سچا ہے۔ اس نے تو ابھی اور بھی دعوے کرنے ہیں اور دلیل انہوں نے اپنے مطابق یہ دی کہ مثلاً یہاں پر تم سب سات آدمی ہو اور مَیں اکیلا ہوں۔ تم سب میرے ساتھ مقابلہ کرو اور کشتی کرو۔ اگر میں تم سب کو پچھاڑ دوں تو پھر میں ایک ہوا یا سات۔ یعنی سات پر بھاری ہو گیا اور فرمایا کہ امام الزماں نے تو ساری دنیا کے مختلف مذاہب کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس لئے ان کے اور بھی دعوے ہوں گے۔ اس پر وہ سب لاجواب ہو گئے اور کہا میاں تم اپنی راہ لو لیکن راستہ پھر بھی نہیں بتایا۔

کہتے ہیں تھوڑی دور آگے ہم گئے۔ کسی سکھ کا چائے کا کھوکھا تھا۔ اس سکھ نے چائے وغیرہ بنا دی۔ بسکٹ وغیرہ پیش کئے۔ شیخ صاحب نے بٹالوی صاحب کے شاگردوں کا واقعہ اور رویّہ سکھ سے بیان کیا جس پر اس نے افسوس کا اظہار کیا۔ سکھ نے کہا کہ میں تمہیں راستہ بتاتا ہوں۔ آپ ضرور قادیان جائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ (حضرت مسیح موعود کے بارے میں فرمایا۔) پھر کہنے لگا کہ ہم مرزا صاحب کو جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ سکھ دُور تک ساتھ گیا اور راستے پر چھوڑا جو سیدھا قادیان جاتا تھا۔ اس وقت قادیان کا کوئی پختہ راستہ نہیں تھا۔ جب یہ دونوں ساتھی قادیان پہنچے تو اس وقت حضرت مسیح موعود (بیت) مبارک میں تشریف فرما تھے۔ مجلس لگی تھی۔ چند غیر از جماعت علماء اور گدی نشین اس مجلس میں بیٹھے تھے جن سے حضرت اقدس مکالمہ مخاطبہ فرما رہے تھے اور ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ تحریر میں بھی مصروف تھے۔ یہ بھی ایک نشان تھا کہ آپ ایک طرف تحریر فرما رہے تھے اور قلم چل رہا تھا جیسے کوئی غیب سے مضمون دل میں اتر رہا ہے اور دوسری طرف مجلس میں بیٹھے لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ قلم میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی تھی۔

ان ساتھیوں کا تعارف حضور سے کروایا گیا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور ہم لالیاں سے آئے ہیں۔ حضور نے پوچھا کہ لالیاں کہاں ہے؟ (اکثر لوگ تو جانتے ہوں گے۔ جو نہیں جانتے ان کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ لالیاں ربوہ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلے پر اب ایک قصبہ بلکہ شہر بن چکا ہے۔ بہرحال یہ اس زمانے میں یہاں سے گئے تھے۔) اس وقت مجلس میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بیٹھے ہوئے تھے جن کا تعلق بھیرہ سے تھا۔ اس لئے لالیاں کے بارے میں وہ جانتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا حضور! لالیاں کڑانہ اور لک بار کے پاس ہے۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں ہاں وہ لک اور لالی۔ (کیونکہ لالی کا شعر سن چکے تھے۔ شاید اس لئے علم میں ہو۔) حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ ہمارے پڑوسی ہیں۔ چونکہ شیخ صاحب اور صاحب دین صاحب اَن پڑھ تھے اس لئے وہ بولے ہاں حضور ہم بھی (پنجابی میں کہنے لگے) ان کے گواڈھی ہیں۔ پھر سفر کے تمام حالات اور واقعات حضور کے سامنے عرض کئے۔ جب حضور نے بٹالوی صاحب کے شاگردوں کا واقعہ سنا تو حضور نے فرمایا۔ دیکھو یہ کیسا اَن پڑھ شخص ہے۔ اس نے کیسا جواب دیا۔ لاجواب کر دیا۔ اس کو کس نے سکھایا۔ اس کو خدا نے سکھایا۔ یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ دہرائے۔ حضور نے پھر ان کو ارشاد فرمایا کہ آپ چند دن ہمارے پاس رہیں۔ تین دن تک یہ حضور کی مجلس میں رہے۔ حضور کے ساتھ سیر پر بھی جاتے رہے۔ وہ نشانیاں جو لالیاں کے علماء نے بتائی تھیں ان کا جائزہ بھی لیا۔ اپنی آنکھوں سے ان نشانیوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ آخرکار واپسی سے پہلے (بیت) میں حاضر ہو کے حضور کو...... کا سلام (......) عرض کیا اور بیعت کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا ابھی کچھ دن اور ہمارے پاس رہیں۔ یہ سن کر شیخ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور اپنے پاؤں آگے کر کے حضور کو دکھائے اور عرض کی کہ حضور اتنی لمبی مسافت سے ہمارے پاؤں سوج گئے ہیں۔

اتنی تکلیف ہم نے برداشت کی ہے اور ہم نے آپ کو سچا مہدی پایا ہے۔ نہ جانے زندگی ساتھ دے یا نہ دے۔ ہماری بیعت قبول فرمائیں۔ چنانچہ پھر وہاں (بیت) مبارک میں ان کی دستی بیعت ہوئی۔

(ماخوذ از ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جون 1995ء صفحہ 32 تا 34)

اسداللہ قریشی صاحب حضرت قاضی محمد اکبر صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ’’حضرت قاضی صاحب حلقہ بگوش احمدیت ہونے سے قبل اہلحدیث تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سے مراسم تھے۔ اپنے علاقے کے امام تھے۔ علاقے کے لوگوں کی دینی تعلیم اور تدریس میں مشغول تھے کہ کسوف خسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ آپ اس امر سے پہلے ہی آگاہ تھے کہ امام مہدی کے ظہور کا زمانہ قریب ہے۔ کسوف خسوف کے عظیم الشان نشان کے ظاہر ہونے پر اپنے طلباء اور حلقہ احباب میں تذکرہ ہونے لگا۔ بشیر احمد صاحب جو اُن کے پوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بیان میاں منگا صاحب سے سنا ہے کہ ہم قاضی صاحب سے پڑھتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن کا نشان رمضان میں ظاہر ہوا تو قاضی صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کا نشان تو ظاہر ہو گیا ہے ہمیں ان کی تلاش کرنی چاہئے۔ ان ایام میں چارکوٹ کے لوگ سودا سلف کے لئے جہلم جایا کرتے تھے۔ قاضی صاحب نے جہلم آنے والے احباب کے سپرد یہ کام کیا کہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب سے ملاقات کریں۔ ان سے پوچھ کر آئیں کہ سورج چاند گرہن کا یہ نشان تو ظاہر ہو گیا آپ امام مہدی کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت مولوی صاحب سے ملے۔ حضرت مولوی صاحب نے چند کتب اور ایک خط حضرت قاضی صاحب کی طرف بھیجا۔ خط اور کتب کی وصولی سے قبل آپ نے رؤیا میں دیکھا۔ کسی نے آپ کو تین کتابیں پڑھنے کے لئے دی ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب پڑھنے کے لئے آپ نے کھولی تو اس کے اندر گند بھرا ہوا تھا اور بدبو آ رہی تھی۔ اس پر آپ نے وہ کتاب پھینک دی۔ پھر دو کتابوں کو دیکھا کہ ان سے نور کے شعلے نکل رہے ہیں۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب کی بھجوائی ہوئی کتب کی وصولی پر آپ کا رؤیا اس طرح پورا ہو گیا کہ حضرت مولوی صاحب نے جو کتب آپ کو بھجوائیں ان میں ایک کتاب حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی تردید کے متعلق تھی۔ آپ نے پہلے اسی کو پڑھنا شروع کیا۔ جب اس میں حضرت مسیح موعود کے متعلق دلآزار الفاظ دیکھے تو اس کو پڑھنا ترک کر دیا اور پرے پھینک دیا اور دوسری دو کتب اور خط پڑھے تو انہیں اپنی رؤیا کے عین مطابق پایا اور آپ کو تحقیقات کی مزید تحریک ہوئی۔ چنانچہ آپ نے تحقیقات کے لئے تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھجوایا اور ان تینوں نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اور یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے جس طرح کہ روایات میں آتا ہے اور ہر جگہ ہر ایک کے ساتھ ہی ہوتا ہے کہ جب یہ وفد بٹالہ پہنچا تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے انہیں بھی روک لیا۔ کچھ خاطر مدارات بھی کی اور کہا آپ لوگ خوامخواہ کئی دنوں کے پیدل سفر کی تکالیف برداشت کر کے قادیان جاتے ہیں۔ آپ چونکہ دور دراز علاقے کے رہنے والے ہیں اس لئے آپ کو علم نہیں۔ مرزا صاحب کا سارا کاروبار جھوٹا ہے۔ اس لئے آپ لوگ واپس چلے جائیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے انہیں نہ صرف یہ کہا بلکہ واپس شہر کے کنارے تک، باہر تک چھوڑ کر گئے۔ مگر ان سے رخصت ہونے کے بعد یہ تینوں پھر بجائے واپس جانے کے قادیان پہنچ گئے اور وہاں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے پہلے تحریری بیعت کی اور پھر قادیان پہنچ کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مرتبہ اسداللہ قریشی صاحب صفحہ 57 تا 59)

پھر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے دادا قاضی مولا بخش صاحب تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کے معروف اہلحدیث خطیب تھے۔ جب نشان کسوف و خسوف ظاہر ہوا تو انہوں نے ایک خطبے میں رمضان المبارک کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخ کو بالترتیب چاند گرہن اور پھر سورج گرہن کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ امام مہدی کے ظہور کا نشان ہے۔ اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ امام موعود کب اور کہاں سے ظاہر ہوتا ہے؟ اس خطبے کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ چنانچہ محترم قاضی صاحب کو (یعنی قاضی مولا بخش صاحب کو جو مولانا ابوالعطاء جالندھری کے دادا تھے) اگرچہ خود

قبول کرنے کی صورت پیدا نہ ہوئی مگر ان کے بڑے بیٹے یعنی مولانا ابوالعطاء صاحب کے والد حضرت میاں امام الدین صاحب کو مدعی کا علم ہوا اور کچھ مطالعہ اور غور و فکر کے بعد حضرت مسیح موعود کی تصدیق اور بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(ماخوذ از ماہنامہ الفرقان اکتوبر 1967ء صفحہ 43۔ بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ مئی 1994ء صفحہ 84)

حضرت غلام مجتبیٰ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ''1901ء میں درثمین میری نظر سے گزری جبکہ میں ہانگ کانگ میں ملازم تھا۔ چونکہ زمانہ تقاضا کر رہا تھا کہ مصلح دنیا میں ظاہر ہو کیونکہ اختلافات اس قسم کے علمائے زمانہ میں پائے جاتے تھے کہ ہر ایک عقل سلیم رکھنے والا ان اختلافات سے بیزار ہو کر مصلح کی تلاش میں تھا۔ درثمین کے اشعار پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو زہے قسمت ورنہ اس شخص نے جھوٹ میں کمال ہی کر دیا ہے۔ (ایسی اعلیٰ کتاب ہے۔) اسی دوران 'ازالہ اوہام' میری نظر سے گزرا مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس نے یہ کتابیں ہانگ کانگ میں پہنچائیں۔ میں نے 'ازالہ اوہام' کو تمام کا تمام پڑھا اور پھر میں اس طریق پر امام مسجد ہانگ کانگ سے بحث و مباحثہ کرتا رہا۔ امام مسجد ہانگ کانگ کے پاس قصیدہ نعمت اللہ ولی اللہ کا فارسی میں تھا اس کے پڑھنے سے ہمیں بہت سی مدد ملتی کہ زمانہ تو عنقریب ہے کہ مہدی کا ظہور ہو بلکہ یہی زمانہ ہے۔ نیز میرے والد صاحب مرحوم فقیہی تھے جب سورج کو گرہن رمضان میں لگا اور چاند کو بھی تو میرے والد صاحب نے فرمایا کہ مہدی پیدا ہو گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ، جلد 7 صفحہ 116 روایت حضرت غلام مجتبیٰ صاحب سکنہ رسول پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری بیان فرماتے ہیں کہ ''دو شخص جو باپ بیٹے تھے مولوی عبدالجبار کے پاس آ کر کہنے لگے کہ وہ حدیث جس میں کسوف و خسوف کا ذکر امام مہدی کے ظہور کے لئے آیا ہے صحیح ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ حدیث تو صحیح ہے مگر مرزا صاحب کے پھندے میں نہ پھنس جانا کیونکہ وہ اس کو اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کرتے ہیں اور یہ حدیث امام مہدی کی پیدائش کے متعلق ہے نہ کہ دعوے کی دلیل کے لئے ہے۔ باپ نے کہا مولوی صاحب! جو بات میں نے آپ سے پوچھی اس کا جواب آپ نے دے دیا ہے۔ باقی رہا یہ کہ کس پر چسپاں ہوتی ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ میری ساری عمر مقدمہ جات میں گزری ہے مگر مجھے سرکار نے کبھی گواہ لانے کے لئے نہیں کہا تھا جب تک کہ میں پہلے دعویٰ نہ کرتا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے کہ ان کا دعویٰ تو پہلے سے ہی ہے اور اب یہ کسوف و خسوف ان کے دعوے کی دلیل کے طور پر ہیں۔ اس پر مولوی صاحب خاموش ہو گئے اور دونوں باپ بیٹا اپنے گاؤں چلے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ، جلد 8 صفحہ 4 روایت حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری)

اللہ تعالیٰ نے ان کو قبولیت کی توفیق دی اور دلیلیں بھی اللہ تعالیٰ فوراً سکھاتا ہے۔

سید نذیر حسین شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ''جب سورج اور چاند کو گرہن لگا تو اس وقت میں اپنے گھر تھا۔ میرے والد صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔ اس بات کا بھی مجھ پر اثر ہوا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ، جلد 10 صفحہ 237 روایت حضرت سیّد نذیر حسین شاہ صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

چنانچہ قبولیت کی توفیق بھی ملی۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ''اس زمانے میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ (-) برباد ہو چکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ بھی تشریف لائیں گے۔ چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ اس مہدی اور عیسیٰ کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی حضرت مہدی کے زمانے کے لئے مخصوص تھا اور وہ ہو چکا ہے۔''

(رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ، جلد 11 صفحہ 142، 143 روایت حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سکنہ سہالہ ضلع راولپنڈی)

بہرحال اللہ تعالیٰ نے پھر سارے خاندان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب فرماتے تھے کہ ''رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج گرہن لگنے کی پیشگوئی دارقطنی وغیرہ احادیث میں بطور علامت مہدی بیان ہوئی۔ مارچ 1894ء میں پہلے چاند ماہ رمضان میں گہنایا۔ جب اسی رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو دونوں بھائی اس ارادے سے کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف کی نماز ادا کریں، ہفتے کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے رات بٹالہ پہنچے۔ اگلے دن علی الصبح گرہن لگنا تھا۔ (اب ان نوجوانوں کا بھی شوق دیکھیں کتنا ہے۔) آندھی چل رہی تھی بادل گرجتے اور بجلی چمکتی تھی۔ ہوا مخالف تھی اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ (بٹالہ سے قادیان پیدل جا رہے تھے۔) قدم اچھی طرح نہیں اٹھتے تھے۔ اور راستہ صرف بجلی کے چمکنے سے نظر آتا تھا۔ ساتھ آپ کے اہل وطن دوست مولوی عبدالعلی صاحب بھی تھے۔ (گُل تین آدمی تھے۔) سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ (احمدیت تو قبول کر چکے تھے۔ نماز کسوف حضرت مسیح موعود کے ساتھ ادا کرنا چاہتے تھے۔) چنانچہ تینوں نے راستے میں کھڑے ہو کر نہایت تضرّع سے دعا کی کہ اے اللہ! جو زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہے ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تیرے مسیح کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ہم پیدل سفر کر رہے ہیں۔ سردی ہے۔ تُو ہی ہم پر رحم فرما۔ ہمارے لئے راستہ آسان کر دے اور اس باد مخالف کو (یعنی جو الٹی ہوا چل رہی تھی اس کو) دُور کر۔ (کہتے ہیں کہ) ابھی آخری لفظ دعا کا منہ میں ہی تھا کہ ہوا نے رُخ بدلا اور بجائے سامنے کے پُشت کی طرف سے چلنے لگی اور ممد سفر بن گئی۔ (یعنی پیچھے سے اتنی تیز چل رہی تھی کہ ان کا سفر آسان ہو گیا۔ قدم بڑے ہلکے اٹھنے لگے۔) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں اڑے جا رہے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں نہر پر پہنچ گئے۔ اس جگہ کچھ بوندا باندی شروع ہوئی۔ نہر کے (پانی کے) پاس ایک کوٹھا تھا اس میں داخل ہو گئے۔ ان ایام میں گورداسپور کے ضلع کی اکثر سڑکوں پر ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی تھیں۔ دیا سلائی جلا کر دیکھا تو کوٹھا خالی تھا اور اس میں دو اوپلے اور ایک موٹی اینٹ پڑی تھی۔ ہر ایک نے ایک ایک سرہانے رکھی اور زمین پر سو گئے۔ کچھ دیر بعد آنکھ کھلی تو ستارے نکلے ہوئے تھے آسمان صاف تھا اور بادل اور آندھی کا نام و نشان نہ تھا۔ چنانچہ پھر روانہ ہوئے اور سحری حضرت مسیح موعود کے دستر خوان پر کھائی۔ (رمضان کا مہینہ تھا ناں یہ) صبح حضرت اقدس کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی جو کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے (بیت) مبارک کی چھت پر پڑھائی۔ قریباً تین گھنٹے یہ نماز وغیرہ جاری رہی۔ (نماز خطبہ وغیرہ۔) کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی (یعنی سورج کا حلقہ سا شروع ہوا تھا) کہ حضرت مسیح موعود کو کسی نے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ آپ نے اس شیشے میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی یعنی ابھی ہلکا سا گرہن لگنا شروع ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا ہے مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا۔ حضور نے کئی بار اس کا ذکر کیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہی سورج پہ جو سیاہی تھی، گرہن تھا وہ بڑھنا شروع ہوا حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ تب حضور نے فرمایا کہ ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے تھوڑا ہلکا سا غم ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے خوشی دکھائی۔''

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد 1 صفحہ 92 تا 94 روایت حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ''1894ء میں جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا اس وقت میں لاہور میں مولوی حافظ عبدالمنان صاحب سے ترمذی شریف پڑھتا تھا۔ علماء کی پریشانی اور گھبراہٹ نے میرے دل پر اثر کیا...... ان دنوں حافظ محمد صاحب لکھوکے والے پتھری

کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے جب عوام نے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب ''احوال الآخرۃ'' میں واضح طور پر لکھا ہے اور مدعی حضرت مرزا صاحب بھی موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا مؤید قرار دے رہے ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا مسلک اختیار فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار اور سخت کمزور ہوں۔ صحت کی درستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا۔ البتہ اپنے لڑکے عبدالرحمٰن محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راز عجیب ہوتے ہیں۔ لیکن (بہرحال) وہ زندہ نہ رہ سکے اور جلد ہی راہی ملک عدم ہوگئے۔ (یہ لکھنے والے کہتے ہیں) ان باتوں سے گو میرا دل حضرت اقدس کی سچائی کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا لیکن علم حدیث کی تکمیل کی خاطر امرتسر چلا گیا اور وہاں دو تین سال رہ کر دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کر کے میں دارالامان میں حاضر ہو کر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوا۔'' (ماخوذ از رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 178 روایت حضرت مولوی غلام رسول صاحب)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان فرماتے ہیں کہ ''1894ء کے رمضان المبارک میں مہدی آخرالزمان کے ظہور کی مشہور علامت کسوف وخسوف پوری ہوگئی۔ وہ نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور وہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے سنائی دیتے ہیں جو ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی جمال الدین صاحب نے اس علامت کے پورا ہونے پر مدرسے کے کمرے کے اندر ساری جماعت کے سامنے (یعنی کلاس کے سامنے) کہے تھے کہ مہدی آخرالزمان کی اب تلاش کرنا چاہئے۔ وہ ضرور کسی غار میں پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے ظہور کی بڑی علامت آج پوری ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں میں بھی جماعت میں موجود تھا۔ وہ کمرہ، وہ مقام اور لڑکوں کا حلقہ اب تک میری نظروں کے سامنے ہے۔ وہ کرسی جس پر بیٹھے ہوئے مولانا نے یہ الفاظ کہے تھے، وہ میز جس پر ہاتھ مار کر لڑکوں کو یہ خبر سنائی تھی خدا کے حضور ضرور اس بات کی شہادت دیں گے کہ مولوی صاحب موصوف پر اتمام حجت ہو چکی۔ باوجود اس نشان کا اعلان کرنے کے خود قبول مہدی آخرالزماں سے محروم ہی چلے گئے۔ (بھائی عبدالرحمٰن صاحب یہ کہتے ہیں کہ) 'مہدی آخرالزمان' میرے کان ابھی تک اس نام سے ناآشنا تھے۔ ان کا ''کسی غار میں پیدا ہونا''، ''ان کے ظہور کی بڑی علامت''، یہ الفاظ میرے واسطے اور بھی اچنبھا تھے۔ میں مڈل میں تعلیم پاتا تھا۔ طبیعت میں ٹوہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ استاد سے بوجہ حجاب اور ادب نہ پوچھ سکا۔ آخر ہم جماعتوں سے (اپنے کلاس فیلوز سے) اس معمے کا حل چاہا جنہوں نے اپنے مروّجہ عقیدہ اور خیال کے مطابق سارا قصہ کہہ سنایا۔ میرے دل میں جو تأثرات ان قصوں کو سن کر پیدا ہوئے اور جنہوں نے میری روحانیت میں اور اضافہ کیا وہ یہ تھے۔

(آٹھویں کلاس کے طالبعلم کا ذہن دیکھیں کتنا زرخیز ہے۔ فرمایا کہ) نمبر ایک یہ کہ تیرہ سو سال قبل ایک واقعہ کی خبر دینا جو دوست دشمن میں مشہور ہو چکی ہو اور پھر اس کا عین وقت کے مطابق پورا ہو جانا۔

دوسری بات یہ ذہن میں آئی کہ وہ واقعہ انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ آسمان پر ہوا جہاں انسان کی پہنچ نہیں اور نہ ہی انسان کا کسی قسم کا اس میں دخل ہے۔

تیسری بات یہ آئی کہ مہدی آخرالزمان کی شخصیت، اس کا کفر کو مٹانا، (دین) کو بڑھانا اور (-) لشکر تیار کر کے کافروں کو تلوار کے گھاٹ اتارنا اور (-) کی فتوحات کے خیالات۔

چوتھی بات یہ کہ دعا اور اس کی حقیقت۔ خدا کا بندوں کی دعاؤں کو سننا اور قبول کرنا کیونکہ اولیائے امت (-) مہدی آخرالزمان کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ آخر وہ قبول ہوئیں۔

پانچویں یہ کہ یہ باتیں (دین) کی صداقت کی واضح اور بیّن دلیل ہیں اور (دین) ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا کو پیارا اور خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

کہتے ہیں یہ پنجگانہ امور اپنی مجمل سی کیفیت کے ساتھ میرے دل پر اثر انداز ہوئے اور اس واقعہ نے میرے ایمان میں ترقی وتازگی اور روحانیت میں اضافہ کر دیا اور میں بھی مہدی آخرالزمان کو پانے کے لئے بیتاب ہونے لگا جس کے حصول کے لئے مجھے دعاؤں کی عادت ہوگئی۔ میں راتوں کو بھی جاگتا اور دن میں بھی بیقرار رہتا اور مہدی آخرالزمان کی تلاش کا خیال بعض اوقات ایسا غلبہ پاتا کہ باوجود کم سنی کے، چھوٹی عمر کے میں دیوانہ وار ان بھیانک کھنڈرات میں نکل جایا کرتا اور پکار پکار کر اور بعض اوقات رو رو کر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اس مقدس وجود کے پانے کے لئے التجائیں کیا کرتا تھا۔'' (ماخوذ از رفقاء احمد جلد 9 صفحہ 11 تا 13 روایت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی) آخر اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو قبول کیا اور قبولیت کی توفیق پائی۔ ابھی اَور بھی واقعات ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) جن کا نام حضرت شیخ نصیرالدین صاحب ہے 1858ء میں مکند پور ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ایک خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے لیکن سکون قلب حاصل نہ تھا۔ مسجدوں میں علماء سے ''احوال آخرت'' پیشگوئیوں کی مشہور کتاب سنتے تو دل گواہی دیتا کہ آنے والے کا وقت تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا۔ اسی طرح ایک دن ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک مولوی صاحب بڑی پریشانی کے عالم میں اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر سورج اور چاند گرہن کا ذکر کر کر کے کہہ رہے تھے کہ اب تو لوگوں نے مرزا صاحب کو مان لینا ہے کیونکہ پیشگوئی کے مطابق گرہن تو لگ چکا ہے۔ آپ کے (یعنی مولوی شیخ نصیرالدین صاحب کے) کان میں یہ آواز پڑی تو پریشانی اور بڑھی کہ مولوی صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر پیشگوئی پوری ہوگئی ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ چنانچہ آپ نے بڑی آہ وزاری سے دعائیں شروع کر دیں کہ مولیٰ کریم تُو ہی میری رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی بلا آپ پر حملہ کرتی ہے لیکن آپ نے بندوق سے اس پر فائر کیا اور وہ دھوئیں کی طرح غائب ہوگئی۔ پھر آپ ایک اونچی جگہ (بیت) میں نماز باجماعت میں شامل ہوگئے۔ یہ خواب آپ نے ایک مولوی صاحب سے بیان کی۔ اس نے تعبیر بتائی کہ آپ اپنے شیطان پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور ایک صالح جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی دوران آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعوے کے بارے میں سنا اور قادیان پہنچ کر اپنے خواب کی طرح صورتحال دیکھ کر بلاچون وچرا حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اس طرح سورج چاند گرہن کی پیشگوئی (اور مولوی کی وہ باتیں) آپ کی رہنمائی کے لئے اہم محرک ثابت ہوئیں۔''

(ماخوذ از تاریخ احمدیت ضلع راولپنڈی۔ مرتبہ خواجہ منظور صادق صاحب صفحہ 163، 164)

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی اور آجکل کے جو (-) ہیں ان کو بھی عقل دے اور بجائے زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کے آپ کو ان کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ عزیزم احمد یحییٰ باجوہ ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب جرمنی کا ہے۔ یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔ 11؍مارچ 2015ء کو ایک حادثے میں 27 سال کی عمر میں وفات پا گئے (-)۔ یہ جامعہ میں پہلے داخل ہوئے پھر کچھ بیماری کی وجہ سے پڑھائی چھوڑ دی اور چلے گئے۔ پھر دو سال بعد دوبارہ انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں نے داخل ہونا ہے۔ اس لئے زیادہ عمر کے باوجود بھی ان کو داخلہ دے دیا گیا۔ اب یہ رابعہ میں تھے اور بڑے ہونہار اور عاجز اور وقف کی حقیقی روح رکھنے والے طالبعلم تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا پیارا وجود تھے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی سمجھانے کا ان کا بڑا اچھا انداز تھا۔ ان کے جو اکثر کلاس فیلو ہیں، نئے پرانے سب کے مجھے خط آئے ہیں ہر ایک نے ان کی تعریف کی ہے اور یہی مشترک چیز ہے کہ انتہائی عاجزی۔ کبھی کسی سے لڑائی نہیں کرنی۔ لڑ رہے ہوں تو ان کو سمجھانا، اصلاح کی کوشش کرنا بلکہ جامعہ کے ایک سٹاف ممبر (جو دوسرے کارکن تھے۔ ٹیچنگ سٹاف نہیں۔ اساتذہ میں سے نہیں بلکہ عام جو عملہ تھا اس میں سے ایک صاحب) کو سگریٹ نوشی کی عادت تھی۔ ایسے انداز سے انہوں نے ان سے بات کی کہ ان کی کوشش سے انہوں نے سگریٹ نوشی ترک کر دی اور یہ ہر لحاظ سے بڑے پیار سے سمجھانے والے تھے اور ہر ایک سے ان کا ایک پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ بڑی دوستی کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ابھی میں انشاء اللہ ان کا نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

☆...........☆...........☆...........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ مریم بھٹی صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالرحمت غربی الف ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی مہوش انعم باجوہ واقفہ نو بنت مکرم صلاح الدین باجوہ صاحب مرحوم نے خدا کے فضل سے باترجمہ قرآن مجید مکمل کر لیا ہے۔ قرآن مجید باترجمہ پڑھانے کی سعادت مکرمہ مریم شرافت صاحبہ نائب سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ دارالرحمت غربی الف ربوہ کو ملی۔ عزیزہ کی تقریب آمین 24 نومبر 2014ء کو گھر پر ہوئی۔ اس موقع پر اس کے نانا ابو مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب نے دعا کروائی۔

اسی طرح میری دوسری بھانجی سحرش باجوہ بنت مکرم صلاح الدین باجوہ صاحب مرحوم نے خدا کے فضل و کرم سے باترجمہ قرآن مجید مکمل کر لیا ہے۔ قرآن مجید باترجمہ پڑھانے کی سعادت مکرمہ امۃ القدوس حکیم صاحبہ نائب صدر دارالرحمت غربی الف ربوہ کو ملی۔ عزیزہ کی تقریب آمین 17/اپریل 2015ء کو ہوئی۔ اس موقع پر بھی اس کے نانا ابو مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب نے دعا کروائی۔ دونوں بچیاں مکرم غلام رسول باجوہ صاحب داتا زید کا کی پوتیاں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآنی علوم کے حقوق و معارف سمجھائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک رضوان احمد صاحب ولد مکرم ملک منیر احمد صاحب مرحوم کارکن نظارت تعلیم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا جان مکرم ملک بشیر احمد صاحب ولد مکرم ملک فتح محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بلہڑ کے ضلع شیخوپورہ مورخہ 23/اپریل 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 23/اپریل کو بلاول شہزاد صاحب نے دارالیمن غربی شکر میں پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم اسفند یار منیب صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم مولوی غلام رسول صاحب آف بدوملہی کی نسل میں سے تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم نے سوگواروں میں دو بیٹے مکرم ملک محمود احمد صاحب محلہ دارالیمن غربی شکر ربوہ، مکرم ملک مقبول احمد صاحب بشیر آباد ربوہ، دو بیٹیاں مکرمہ رضیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار احمد صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ، مکرمہ رقیہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد بوٹا صاحب آف شیخوپورہ حال دارالنصر شرقی محمود ربوہ اور 35 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بڑے بیٹے اور خاکسار کے والد مکرم ملک منیر احمد صاحب کارکن شعبہ آڈٹ تحریک جدید ربوہ آپ کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ ساکن دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ مورخہ 20/اپریل 2015ء کو بعمر 89 سال طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور اگلے دن 21/اپریل کو سہ پہر 4 بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خلیل احمد تنویر صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مرحومہ گولیکی ضلع گجرات کی رہنے والی تھیں۔ کچھ عرصہ سے بیماری کے باعث اپنی بیٹی مکرمہ طاہرہ رفعت صاحبہ کے پاس ربوہ میں منتقل ہو گئی تھیں۔ آپ نے اپنی بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور دعاؤں سے گزارا۔ آپ مکرم چوہدری احمد دین صاحب آف شادیوال کی بیٹی اور مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سندھو کی زوجہ تھیں جو جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات کے ابتدائی فعال رکن تھے۔ آپ کے والد محترم چوہدری احمد دین صاحب کے ذریعہ اس خاندان کو نور احمدیت کی برکت حاصل ہوئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محنت سے فیض پایا۔ 1974ء کے سنگین حالات میں شدید مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ 1972ء میں میاں کی وفات کے بعد اکیلے بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت اچھے رنگ میں کی۔ آپ عجز و انکسار کے ساتھ زندگی بسر کرنے والی تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ نمازوں کی پابند، کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، دعا گو، غریب پرور، ہمدرد، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب سابق صدر جماعت Eutin جرمنی، مکرم سیف اللہ صاحب نائب صدر جماعت گولیکی ضلع گجرات، مکرم کوثر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ Lubeck جرمنی، تین بیٹیاں مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مختار احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید ولنگبورو نیو جرسی امریکہ، مکرمہ ریحانہ نصرت صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ Hanau جرمنی زوجہ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی اور مکرمہ طاہرہ رفعت صاحبہ ربوہ زوجہ مکرم طاہر احمد گھمن صاحب صدر جماعت Gemunden Am Main جرمنی سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے والا بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

سالانہ تقریب تقسیم انعامات مدرسۃ الظفر ربوہ

مورخہ 15۔اپریل 2015ء کو مدرسۃ الظفر وقف جدید کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات برائے سال 2014-2015ء مدرسۃ الظفر کی نئی تعمیر شدہ عمارت کے ہال میں 2:30 دوپہر منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ذیشان ظفر اللہ صاحب نگران مجلس علمی نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے تفصیل سے شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی انہوں نے بتایا حضرت مصلح موعود کی جاری فرمودہ تحریکات میں سے ایک بابرکت تحریک وقف جدید ہے جو آپ نے 27 دسمبر 1957ء کو القاء الٰہی کے تحت جاری فرمائی۔ اس تحریک کے دیگر اغراض و مقاصد کے علاوہ ایک بنیادی مقصد دیہاتی علاقوں میں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے واقفین کی تیاری ہے۔

واقفین کی تدریس کے لئے ابتداء میں بیت مبارک میں دو ماہ کی کلاسز سے آغاز ہوا۔ وقت کے ساتھ ساتھ نصاب اور تدریس میں تبدیلیاں ہوتی رہیں اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے معلمین مدرسۃ الظفر کا کورس چار سال میں مکمل ہوتا ہے۔

مدرسۃ الظفر کی نئی عمارت میں تقریباً 450 طلباء کی تدریس کی گنجائش موجود ہے۔

☆ طلباء کی علمی استعداد بڑھانے کیلئے مدرسہ میں لائبریری اور نصابی کتب کیلئے نصاب سیکشن قائم ہے۔ جن میں مجموعی طور پر 15 ہزار کتب موجود ہیں۔

☆ شعبہ سمعی و بصری کے تحت اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ طلباء حضور انور کے کسی پروگرام کو دیکھنے یا سننے سے محروم نہ رہیں۔

☆ طلباء کی ورزشی سرگرمیوں میں روزانہ عصر کے بعد پی ٹی اور مختلف کھیلیں شامل ہیں۔ اسی طرح سالانہ ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کروایا جاتا ہے۔

☆ شعبہ ہائیکنگ کے تحت طلباء کو گرمیوں کی تعطیلات میں ہائیکنگ کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔

☆ گرمیوں کی تعطیلات میں کل 40 طلباء وقف عارضی کے لئے گئے۔

☆ درجہ ثالثہ کے تمام طلباء سے مختلف علمی و تحقیقی عناوین پر مقالہ جات بھی لکھوائے گئے۔

☆ مجلس علمی مدرسۃ الظفر کے زیر انتظام سال بھر علمی مقابلہ جات منعقد کروائے جاتے رہے جس کے لئے طلباء کو قمر اور بدر دو گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس سال حمدیہ اور نعتیہ محفل کے علاوہ کل 20 انفرادی و اجتماعی مقابلہ جات کروائے گئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے اختتامی خطاب میں طلباء کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ خطاب کے بعد محترم محمد اقبال عابد صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر نے مہمانان کرام اور طلباء کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی دعا کرائی۔ بعدۂ جملہ مہمانان اور طلباء کو ظہرانہ دیا گیا۔

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

ضرورت ہے

1۔ کیشیئر تعلیم F.A سیلز اور کیش ہینڈلنگ کا 5 سالہ تجربہ
2۔ ڈسپنسر F.A کسی بھی کلینک میں 2 سالہ تجربہ
3۔ سپروائزر شعبہ دواسازی تعلیم فاضل طب والجراحت دواساز ادارے کا 5 سالہ تجربہ
4۔ کل وقتی/ جز وقتی چندور کرز تعلیم میٹرک

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ: 6211538

وہ جزائر، جو صفحہ ہستی سے مٹ سکتے ہیں

دنیا کے درجہ حرارت میں اگر مسلسل اضافہ ہوتا رہا تو کم اونچائی والے جزائر مکمل طور پر غرق ہو سکتے ہیں جن آباد جزائر کو سب سے زیادہ خطرات لاحق ہیں ان میں مالدیپ سرفہرست ہے۔

☆سطح سمندر سے سب سے کم بلندی پر رہنے والی **مالدیپی** قوم ہے، جو سطح سمندر سے صرف 1.3 میٹر بلندی پر آباد ہے۔ 1100 جزائر پر مشتمل مالدیپ کی آبادی 3 لاکھ 25 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ ان جزائر کا کل رقبہ 35 ہزار مربع میل ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے اس صدی کے آخر تک سمندر کی سطح 97 سینٹی میٹر تک بلند ہونے کا خدشہ ہے۔ کیریباتی جزیرہ بحرالکاہل میں آسٹریلیا اور فجی کے درمیان واقع ہے۔

☆مغربی بحرہند میں واقع مونگوں کی چٹانوں سے بنے **سیچلز جزائر** 115 جزیروں کا مجموعہ ہے، جس پر 87 ہزار لوگ آباد ہیں۔ ان جزائر پر آنے والے سیاحوں کے لئے ساحل کا رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ جس کے باعث یہاں کی سیاحت پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

☆274 جزائر پر مشتمل **ٹوریز سٹریٹ آئی لینڈز** (Torres Strait Islands) پر 8 ہزار لوگ رہائش پذیر ہیں۔ جزیروں کا یہ سلسلہ آسٹریلیا اور نیو گوئینا کے درمیان واقع ہے۔ یہ جزائر بھی سمندر کی مرغوب غذا بنتے جا رہے ہیں۔

☆اس سلسلے کے ایک جزیرے **ٹیگوا** (Tegua) کے 100 باشندوں کو اقوام متحدہ نے 2005ء میں موسمی تغیرات سے متاثر ہونے والے پہلے پناہ گزین کا نام دیا تھا۔ 1997ء سے 2009ء کے دوران یہ جزیرہ 5 انچ تک سمندر میں ڈوب گیا تھا۔ اب ایک بار پھر سمندر کا پانی اس کے کنارے کھانے لگا ہے۔

☆**سالومن جزائر** پاپوانیوگنی کے مشرق میں واقع ہیں۔ یہاں کی آبادی 5 لاکھ 85 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ فرانسیسی ماہرین پر مشتمل ایک ٹیم نے یہ معلوم کرنے کے لئے یہاں ایک سروے کیا تھا کہ ان جزائر کو سطح سمندر کے بڑھنے سے کس قدر خطرات ہیں۔ ٹیم نے ایک جزیرے وانیکورو کو اپنے سروے کا مرکز بنایا، جو 992 چھوٹے جزیروں کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے یہاں سمندر سے ساحل تک محفوظ علاقے پر نشانات لگائے، سات سال بعد جب ٹیم دوبارہ اس نشان زدہ علاقے کا جائزہ لینے پہنچی تو دیکھا کہ وہ سارا علاقہ پانی میں ڈوب چکا تھا۔

☆607 چٹانی جزائر کا مجموعہ **مائیکرونیشیا** فلپائن کے شمال میں واقع ہے۔ اس کی آبادی سوا لاکھ کے قریب ہے۔ سمندری سطح بڑھنے سے ان جزائر کے کنارے تیزی سے کٹاؤ کا شکار ہو رہے ہیں، جس کے باعث ساحل پر موجود ناریل کے درخت اور مکانات زمین بوس ہوتے جا رہے ہیں۔ یہاں پر واقع قبرستان مکمل طور پر پانی میں غائب ہو چکے ہیں۔ (دنیا میگزین 22 فروری 2015ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 5 مئی

طلوع فجر	3:49
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:53

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 مئی 2015ء

6:10 am	Beverly میں استقبالیہ تقریب
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو لجنہ
8:30 pm	گلشن وقف نو لجنہ
11:25 pm	گلشن وقف نو لجنہ
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء (سندھی ترجمہ)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون 047-6211510 0344-7801578

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

انشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510 049-4423173

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کر لیں 0321-4441713

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

جنریٹر برائے فروخت
2 عدد جنریٹر 6.5KVA اور ایک عدد آفس ٹیبل برائے فروخت ہے۔
رابطہ کیلئے: 047-6211707
0301-7972878

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود: کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

خوشخبری
ٹاپ برانڈز ڈیزائنر سوٹ فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
لیڈیز شلوار قمیص، کرتے اور سکول یونیفارم۔
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

FR-10

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107,0333-7212717